نبی کریمؐ کا حلم

حلم کے معنی عقل اور سمجھ کے ہیں۔ مدمقابل کی نادانی اور زیادتی دیکھ کر عجلت میں گرفت کرنے کی بجائے ڈھیل دینا، طبیعت کا دھیما پن اور زبان کی نرمی حلم کے دائرہ میں داخل ہے، جو دراصل عفو کی ہی قسم ہے۔

رسول کریمؐ کا یہ حلم بھی اپنے محل اور موقع پر شان دکھاتا تھا اور یہی قابل تعریف خُلق ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے کبھی کسی خادم یا بیوی کو نہیں مارا، نہ کبھی کسی پر ہاتھ اٹھایا، سوائے جہاد فی سبیل اللہ میں تلوار اُٹھانے کے۔ کبھی آپ نے کسی برا بھلا کہنے والے سے ذاتی انتقام نہیں لیا۔ ہاں اگر کوئی اللہ کا حکم توڑتا تو اسے ضرور سزا دیتے تھے۔ (مسلم) [1]

حلم کا خُلق رسول اللہؐ کی خاص شان تھا۔ رسول اللہؐ کے نواسے حضرت امام حسینؓ اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ دنیا کی کسی بات کی وجہ سے کبھی غصہ میں نہ آتے تھے۔ البتہ ناحق ظلم کی کوئی بات ہوتی تو پھر آپؐ کے غصہ کے آگے کوئی چیز نہ ٹھہر سکتی تھی اور اس کی سزا آپؐ ضرور دیتے تھے لیکن اپنی ذات کے لئے کبھی غصہ آیا نہ کبھی بدلہ لینا پسند کیا۔ (ترمذی) [2]

حلم کا خلق رسول اللہؐ کی خاص شان اور علامت تھی۔ جس کے بارہ میں تورات پہلے سے پیشگوئی موجود تھی۔ چنانچہ ایک یہودی زید بن سعنہ آپؐ کا حلم آزمانے کے بعد آپؐ پر ایمان لے آیا اور حلم کے معنے عملی رنگ میں کھل کر دنیا کے سامنے آئے۔ یہ واقعہ بہت دلچسپ ہے۔

زید بن سعنہ سے حلم

حضرت عبداللہ بن سلامؓ ایک یہودی عالم تھے جن کو قبول اسلام کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زید بن سعنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو زید نے کہا۔ میں نے نبوت کی تمام علامات رسول کریمؐ کے چہرے میں پہچان لی ہیں سوائے دو علامتوں کے جو ابھی تک خود آزما کر نہیں دیکھیں۔ ایک یہ کہ اس نبی کا حلم ہر جاہل کی جہالت پر غالب آئے گا دوسرے جہالت کی شدت اسے حلم میں اور بڑھائے گی۔ زید آپؐ کے حلم کے امتحان کی خاطر اکثر جا کر آپ کی مجالس میں بیٹھتا۔ ایک روز رسول اللہؐ علی بن ابی طالب کے ساتھ باہر نکلے۔ ایک بدو نے آ کر بتایا کہ فلاں بستی کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے انہیں کہا کہ مسلمان ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ تمہیں وافر رزق دے گا۔ مگر ان پر تو قحط کی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ ترک اسلام نہ کر دیں۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو کوئی چیز ان کی امداد کے واسطے بھجوائیں۔ اس یہودی زید نے موقع غنیمت جانتے ہوئے کہا میں اتنے من غلہ

بطور قرض خرید کر دیتا ہوں ۔اور پھر اسی دینار کا غلہ خرید کر دے دیا۔ آپؐ نے اس شخص کو فرمایا کہ جلدی جا کر ان لوگوں کی حاجت پوری کرو۔قرض کی میعاد پوری ہونے سے دو تین دن قبل رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جنازہ کے لئے نکلے ۔زید میں نے آپ کی چادر زور سے کھینچی یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھے سے گر گئی ۔زید نے غصے والا منہ بنا کر سختی سے پوچھا کہ اے محمدؐ! تم میرا قرض ادا کرو گے یا نہیں؟ خدا کی قسم ! مجھے پتہ ہے کہ تم بنی مطلب کے لوگ بہت ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔اس پر عمر بن خطابؓ غصہ سے کانپ اُٹھے اور زیدؓ کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھ کر کہا اے اللہ کے دشمن کیا تو میرے سامنے خدا کے رسول کی اس طرح گستاخی کرنے کی جرأت کرتا ہے۔اگر مجھے رسول اللہؐ کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اتار دیتا۔

رسول اللہؐ نے نہایت وقار اور سکون سے فرمایا اور پھر عمرؓ سے مسکراتے ہوئے یوں مخاطب ہوئے اے عمرؓ! ہم دونوں کو تم سے اس کے علاوہ کی چیز کی ضرورت تھی۔

تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے قرض عمدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے اور اسے قرض مانگنے کا سلیقہ سمجھاتے ۔عمر! اب آپ ہی جا کر اس کا قرض ادا کر دو اور کچھ کھجور زائد بھی دے دینا۔ جب عمرؓ نے میرا قرضہ بے باک کر کے زائد کھجور بطور انعام دی۔تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا جو زبانی کلامی

سختی میں نے تم سے کی تھی اس کے عوض یہ کھجور زائد ہے۔

تب زیدؓ نے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ وہ زید بن سعنہ۔ یہود کے عالم ہیں۔ عمرؓ نے رسول اللہ سے بدسلوکی کی وجہ پوچھی؟ زیدؓ نے صاف صاف بتایا کہ دراصل میں نے رسول اللہؐ کی نبوت کی تمام علامات پہچان لی تھیں۔ ایک حلم کا امتحان باقی تھا، سواب وہ بھی آزمالیا ہے۔ پس اے عمر! اب میں اسلام قبول کرتا ہوں۔ میرا نصف مال خدا کی خاطر وقف ہے۔ اور میرا مال بہت ہے جو میں امت محمد یہ پر صدقہ کرتا ہوں۔ پھر عمر زید کو لیکر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ زید نے کلمہ توحید و رسالت پڑھ کر اسلام قبول کرلیا۔ پھر اس کا سارا خاندان بھی مسلمان ہوگیا۔ زید بن سعنہ ایمان لانے کے بعد کئی غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ (حاکم) [3]

یوں تو نبی کریمؐ کی طرف سے حلم کا یہ برتاؤ تمام یہود کے ساتھ تھا مگر ان کی بدبختی کہ آپ کو پہچان نہ سکے جبکہ زید بن سعنہؓ کی بصیرت نے پہچان لیا۔

نبی کریمؐ سخت باتیں سن کر نہ صرف عفو سے کام لیتے بلکہ بسا اوقات احسان کا سلوک فرماتے۔ بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ انکا بھائی نبی کریمؐ کے پاس آیا اس کے ہمسائے کسی کے مال پر ناجائز قبضہ کی وجہ سے ماخوذ تھے۔ اس نے اپنے ہمسایوں کی سفارش کی کہ اس کی ضمانت پر ان کو چھوڑ دیا جائے۔ نبی کریمؐ نے پہلے اس کی بات پر توجہ نہیں فرمائی۔

دریں اثناء وہ آپؐ پر کھلم کھلا اعتراض کرنے لگا کہ سنا ہے۔آپؐ لوگوں کو تو زیادتی سے روکتے ہیں مگر خود اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا اگر میں ایسا کروں اس کی پرسش مجھ سے ہوگی تم سے نہیں ہوگی۔پھر فرمایا کہ اس کے ہمسایوں کو رہا کردو۔(الوفاء)[4]

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ یہودی نبی کریمؐ کے پاس حاضر ہوتے اور سلام کی بجائے کہتے السام علیکم یعنی تم پر لعنت اور ہلاکت کی مار ہو۔ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ان کو جواب دیا تکرار سے کہا تم پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو۔

نبی کریمؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! نرمی اختیار کرو۔سختی اور درشت گوئی سے بچو۔حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ نے سنا نہیں ان یہود نے کن الفاظ سے آپؐ کو سلام کیا ہے۔نبی کریمؐ نے فرمایا اور کیا تم نے میرا جواب نہیں سنا تھا۔میں بھی صرف ''علیکم'' ہی کہا تھا کہ جو تم نے کہا وہی تم پر ہو۔اور میری دعا تو ان کے بارہ میں قبول ہوگئی مگر ان کی دعا میرے خلاف کبھی قبول نہ ہوگی۔(بخاری)[5]

نبی کریمؐ سے تو گھریلو خادم بھی روزمرہ معاملات میں یہی حلم کا نمونہ دیکھتے تھے۔خادم رسول حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہؐ کی خدمت کی۔کبھی آپؐ نے مجھے برا بھلا نہیں کہا کبھی مارا نہیں نہ ہی ڈانٹا اور نہ کبھی منہ پر تیوری چڑھائی نہ کبھی کسی حکم کی تعمیل میں تاخیر کرنے پر سرزنش

فرمائی۔ بلکہ اگر اہل خانہ میں بھی کوئی مجھے ڈانٹنے لگتا تو آپؐ فرماتے جانے بھی دو جو چیز مقدر ہوتی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔ (مسلم) [6]

رسول کریمؐ سے عرب کے نادان بدوؤں کی درشتی کے مقابل پر بھی ہمیشہ حلم ہی ظاہر ہوا۔

ایک دفعہ ایک بدو نے آپؐ سے دست سوال دراز کرتے ہوئے عجیب گستاخانہ طریق اختیار کیا۔ آپؐ کی چادر کو اس نے اتنے زور سے کھینچا کہ آپ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گئے اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا مجھے اللہ کے اس مال میں سے عطا کریں جو آپ کے پاس (امانت) ہے۔ آپ نے اس دیہاتی کے اس رویہ پر نہ صرف صبر وضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا بلکہ نہایت فراخدلی سے مسکراتے ہوئے اس کی امداد کرنے کا حکم دیا۔ (بخاری) [7]

ایک دفعہ رسول کریمؐ نے ایک بدو سے ایک وسق خشک کھجور (قریباً سوا دو من) کے عوض اونٹ خریدا۔ گھر تشریف لا کر دیکھا تو کھجور ختم ہو چکی تھی۔ آپ نے کمال سادگی اور سچائی سے جا کر بدو سے صاف صاف کہا کہ اے خدا کے بندے! ہم نے آپ سے خشک کھجور کے عوض اونٹ خریدا تھا اور ہمیں خیال تھا کہ اسقدر کھجور ہمارے پاس ہوگی، مگر گھر آ کر پتہ چلا ہے کہ اتنی کھجور موجود نہیں۔ وہ بدو کہنے لگا اے دھوکے باز۔ لوگ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے کہ رسول اللہؐ کو اس طرح کہتے ہو۔ مگر رسول کریمؐ نے فرمایا اسے جانے دو۔ (احمد) [8]

مخالفین کے غلط الزامات اور نامناسب اعتراضات پر بھی رسول کریمؐ کبھی طیش میں نہیں آئے بلکہ ہمیشہ حلم دکھایا۔

غزوۂ حنین کے موقع پر آپ نے بعض سردارانِ قریش کو اسلام سے قریب کرنے کیلئے ازراہِ تالیف قلب انعام واکرام سے نوازا اور سو سو اونٹ عطا فرمائے۔ اس پر ایک عام شخص نے اعتراض کر دیا کہ اس تقسیم میں عدل سے کام نہیں لیا گیا۔ (اس کا مطلب ہوگا کہ اسے تو سو اونٹ نہیں ملے) نبی کریمؐ نے فرمایا اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو اور کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ان پر اس سے زیادہ نکتہ چینی کر کے ایذاء دی گئی۔ مگر انہوں نے صبر کیا۔ گویا میں بھی صبر سے کام لیتا ہوں۔ اور اسے معاف کر دیا۔ (بخاری) 9

رسول کریمؐ نے اپنی قوم سے مسلسل انکار اور تکذیب دیکھ کر حلم اور صبر سے کام لیا اور بد دعا میں جلدی نہیں کی۔ حضرت عبداللہؓ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی کریمؐ سے مطالبہ کیا کہ صفا پہاڑی کو سونے کا بنا دیں یا مکہ سے پہاڑ ہٹا کر اسے میدانی علاقہ میں تبدیل کر دیں تا کہ وہ بآسانی کھیتی باڑی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریمؐ سے پوچھا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان منکرین کو مہلت دے اور اگر چاہیں تو ان کا مطالبہ پورا کر دیا جائے۔ مگر پھر نشان دیکھ کر بھی جو انکار کرے گا تو میں اسے ہلاک کر کے چھوڑوں گا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرنا۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو مہلت ملے۔ (احمد) 10

دوس قبیلہ کے سردار طفیل بن عمروؓ نے اپنے قبیلہ کو اسلام کی طرف دعوت دی اور انکا انکار دیکھ کر رسول اللہؐ سے ان کے خلاف بددعا کروانا چاہی تو رسول کریمؐ نے ہاتھ اُٹھائے اور اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا اے اللہ! دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لیکر آیا۔(احمد) 11

حوالہ جات

1 مسلم کتاب فضائل باب20

2 شمائل ترمذی باب کیف کان کلام رسول اللہؐ

3 مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اسلام زید بن سعنہ

الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد1ص88

4 الوفاء باحوال المصطفیٰ ص428بیروت

5 بخاری کتاب الادب باب ثم یکن النبیؐ فاحشا

6 مسلم کتاب الفضائل باب13و دلائل النبوۃ بیہقی جلد1ص412بیروت

7 بخاری کتاب النفقات و کتاب اللباس باب البرد

8 مسند احمد جلد6ص268بیروت

9 بخاری کتاب اللباس باب7,18

10 مسند احمد جلد1ص258

11 مسند احمد جلد2ص243بیروت